مولانا عبدالرحمٰن عزیز اللہ آبادی رئیس دارالامر بالمعروف
حسین خانوالہ تتپوکی (قصور)

اَلْقَوْلُ الْمُخْتَارُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى سَيِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درود شریف کے فضائل و مسائل

صلوٰۃ کا معنیٰ و مفہوم

صلوٰۃ کا لفظ کئی معنوں میں مستعمل ہے:

۱۔ صلوٰۃ بمعنی دعاء

عربی محاورہ ہے: "صَلَّيْتُ عَلَيْهِ" "میں نے اسے دعاء دی، نشوونما دی اور بڑھایا۔"

نبی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ وَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ"

(مسلم ص ۴۶۲/۱ مطبوعہ دھلی)

"جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے تو اسے چاہیے کہ قبول کرے، اگر روزہ دار ہے تو دعاء ہی کر دے!" (بحوالہ مفردات القرآن مطبوعہ قاسمیہ لاہور ص ۵۲۶/۲)

اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں:

"وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ" (التوبۃ: ۱۰۳)

"اور ان کے حق میں خیر و برکت کی دعاء کیجیے۔ بلاشبہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعا ان کے لیے موجب راحت و تسکین ہے۔" (ترجمہ از کشف الرحمٰن ص ۳۲۳)

۲۔ صلوٰۃ بمعنی مدح و ثناء

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ،

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ"

(الاحزاب: ۵۶)

کے تحت حضرت ابوالعالیہ رفیع بن مہران رباحی رحمہ اللہ کی تفسیر نقل فرماتے ہیں:

"قَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَاءُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰئِكَةِ وَ صَلٰوةُ الْمَلٰئِكَةِ الدُّعَاءُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلُّوْنَ يُبَرِّكُوْنَ" (صحیح بخاری، مکتبہ رحمانیہ لاہور، باب ۸۵ ص ۹۷۵ جلد ۲)۔

"حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ کی صلوٰۃ فرشتوں کے سامنے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدح وثناء ہے، اور فرشتوں کی صلوٰۃ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے دعاء ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "یُصَلُّوْنَ" کا معنیٰ ہے: "برکت کی دعاء کرتے ہیں"۔

علامہ ابنِ قیم رحمہ اللہ جلاء الافہام کے ص ۸۶ پر ارقام فرماتے ہیں:

"فَصَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَائُهٗ وَاِرَادَتُهٗ لِرَفْعِ ذِكْرِهٖ وَتَقْرِيْبِهٖ فَصَلٰوتُنَا نَحْنُ عَلَيْهِ سَوَالُنَا اللّٰهَ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ بِهٖ"۔

"اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ نبی علیہ السلام کی مدح وثناء، نیز آپؐ کا قرب نصیب فرمانے اور آپؐ کے لیے بلندیٔ ذکر میں اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے ہیں۔ اور ہماری صلوٰۃ یہ ہے کہ ہم اللہ کریم سے سوال کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اسی طرح معاملہ فرمائے"۔

نیز علامہ ابنِ قیم رحمہ اللہ نے مذکورہ کتاب کے ص ۲۵۲ پر اور علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے القول البدیع کے ص ۲۱۵ پر حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کی تفسیر زیرِ آیت "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ" کا ایک اقتباس ذکر کیا ہے کہ ایمان داروں کو حکم ہوتا ہے:

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ اَیْ اَثْنُوْا عَلَیْهِ فِیْ صَلٰوتِكُمْ وَفِیْ مَسَاجِدِكُمْ وَفِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَفِیْ خُطْبَةِ النِّسَآءِ فَلَا تَنْسَوْهُ"۔

"تم اپنی نمازوں میں، اپنی مسجدوں میں، اور ہر جگہ پر، نیز خطبۂ نکاح میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثناء کرو، کسی مقام پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مت بھولو"۔

۳۔ صلوٰۃ بمعنیٰ مغفرت واستغفار | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ" کی تفسیر بیان فرماتے ہیں کہ:

"اِنَّ اللّٰهَ يُثْنِيْ عَلٰى نَبِيِّكُمْ وَيَغْفِرُ لَهٗ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالْاِسْتِغْفَارِ"

(ایضاً)

"بلاشبہ اللہ کریم تمہارے نبیؐ کی تعریف کرتے ہیں اور ان کی بخشش فرماتے ہیں۔ نیز فرشتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعاء اور استغفار کا حکم فرماتے ہیں۔"

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مذکورہ آیت کے بارے یہ بھی منقول ہے کہ:

"صَلٰوةُ اللّٰهِ عَلَى النَّبِيِّ هِيَ مَغْفِرَتُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصَلِّيْ وَلٰكِنْ يَّغْفِرُ لَهٗ وَاَمَّا صَلٰوةُ النَّاسِ عَلَى النَّبِيِّ فَهِيَ الْاِسْتِغْفَارُ"

"صَلٰوةُ اللّٰهِ عَلَى النَّبِيِّ" کا مطلب، اللہ کریم کی طرف سے مغفرت فرمانا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ مغفرت ہے، اور "صلوٰۃ النّاس علی النبی" کا مطلب، نبیؐ کریم علیہ التحیّۃ والتسلیم کے لیے دُعاء استغفار کرنا ہے۔"

(درِّ منثور ص ۲۱۵ جلد ۵)

۴۔ صلوٰۃ بمعنیٰ رحمت

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

" صَلٰوةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ، وَصَلٰوةُ الْمَلٰٓئِكَةِ الْاِسْتِغْفَارُ" (درِّ منثور ص ۲۰۶ ج ۵)

" اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ رحمت ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ استغفار ہے۔"

علامہ ابنِ کثیر رحمہ اللہ، بحوالہ جامع ترمذی ارقام فرماتے ہیں:

"رُوِيَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا صَلٰوةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةُ، وَصَلٰوةُ الْمَلٰٓئِكَةِ هِيَ الْاِسْتِغْفَارُ"

"حضرت سفیان ثوری اور کئی اہل علم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ رحمت ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ استغفار ہے۔"

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔۔۔ الْاٰيَة" (الاحزاب: ۵۶)

"بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (علیہ السلام) پر رحمت بھیجتے ہیں۔"

(کشف الرحمٰن ص۶۷۹/۲)

نیز فرمایا :

"هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ" (الاحزاب : ۴۳)

"وہ اللہ کریم جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے" (کشف الرحمٰن ص۶۷۶/۱)

۵۔ صلوٰۃ بمعنی درود و سلام

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" (الاحزاب : ۵۶)

"اے ایمان والو، تم بھی ان پر درود بھیجا کرو، اور خوب سلام بھیجا کرو"

(کشف الرحمٰن مطبوعہ دہلی، ص۶۷۹/۲)

مندرجہ بالا سطور سے اظہر من الشمس ہے کہ جب صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوگی تو اس وقت صلوٰۃ کا معنیٰ : "رحمت، مغفرت، مدح وثناء، قرب الی اللہ، اور بلندیٔ ذکر" ہوگا۔

اور جب صلوٰۃ کی نسبت فرشتوں کی طرف ہوگی تو صلوٰۃ کا معنیٰ : "دعاءِ برکت" اور "استغفار" ہوگا۔

اور جب مومنوں کی طرف نسبت ہوگی، اس وقت صلوٰۃ کا معنیٰ "درود و سلام" ہوگا۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلّم تسلیماً کثیراً کثیراً!

کیفیتِ درود

امام محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

"فَاِذَا قُلْنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، فَاِنَّمَا نُرِیْدُ، اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ مُحَمَّدًا فِی الدُّنْیَا بِاِعْلَاءِ ذِکْرِهٖ وَ اِظْهَارِ دِیْنِهٖ وَ اِبْقَاءِ شَرِیْعَتِهٖ، وَ فِی الْاٰخِرَةِ بِتَشْفِیْعِهٖ فِیْ اُمَّتِهٖ وَ اِجْزَالِ اَجْرِهٖ وَ مَثُوْبَتِهٖ وَ اِبْدَاءِ فَضْلِهٖ لِلْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَ تَقْدِیْمِهٖ عَلٰی

كَافَّةَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالشُّهُوْدِ" (القول البدیع للسخاوی ص۱۲)

"جب ہم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ" کہتے ہیں تو ہمارا مقصود یہ ہوتا ہے کہ:
اے اللہ کریم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلندیٔ ذکر، غلبۂ دین، اجرِ جزیل، نیز مقامِ محمود میں اولین اور آخرین پر فضیلت عطا فرما، اور پھر تمام مقربین اور حاضرین پر مقدم فرما کہ عزت وشان سے بہرہ ور فرما" —— آمین!

درُود کے کلماتِ مسنونہ

۱۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی، تو انھوں نے فرمایا:

"اَلَا اُهْدِیْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِهَا لِيْ"

"کیا میں تمہیں ایسا ہدیہ نہ دوں، جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے؟" تو میں نے عرض کی کہ "ضرور مرحمت فرمائیے گا!"

اس پر انھوں نے فرمایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تھی کہ ہم آپؐ پر اور آپؐ کے اہلِ بیت پر کیسے درود پڑھیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ یوں پڑھا کرو:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" (نسائی ص۱۵۱، بیہقی ص۱۴۸/۲، ابن ماجہ ص۶۵، بخاری ص۴۷۷، مسلم ص۱۷۵، مشکوٰۃ المصابیح ص۸۶)

"اے اللہ تو رحمت بھیج محمدؐ اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ تو برکت نازل فرما محمدؐ اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، جیسے تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی، بلاشبہ تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

۲۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب: "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۔۔۔ الآیۃ!" کا نزول ہوا تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو معلوم ہو چکا ہے، اب ارشاد فرمائیے کہ آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔" (ابوداؤد، ص۱۴۸)

۳۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے سوال کیا، "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے، ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں،" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر خاموشی اختیار کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (بیھقی ص۱۴۶، مسلم ص۱۷۵، ابن حبان ص۲۱۰)

۴۔ حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں پڑھو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔" متفقٌ علیہ،

(بحوالہ مشکوٰۃ مطبوعہ دھلی ص۸۶)

"اے اللہ کریم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن، اور آپ کی اولاد پر اس طرح رحمت بھیج، جس طرح تو نے آلِ ابراہیم علیہ السلام پر رحمت بھیجی اور برکتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات اور

آپؐ کی اولاد پر جس طرح تو نے آلِ ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائیں، بلاشبہ تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔" (ابوداؤد صـ۱۴۸، نسائی صـ۱۵۲، ابنِ ماجہ صـ۶۵، پر بھی اسی طرح مرقوم ہے)

۵۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ پر سلام بھیجنا تو معلوم ہوگیا، اب آپؐ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ۔"

(نسائی صـ۱۵۲، ابنِ ماجہ صـ۶۵، مسند احمد صـ۴۷/۳)

۶۔ حضرت عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو گیا، نماز میں آپؐ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو آپؐ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا تو بہتر تھا۔ کافی دیر خاموشی کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ مجھ پر اس طرح درود بھیجو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔" (تفصیل کے لیے دیکھیے ابنِ خزیمہ صـ۳۵۲/۱، مستدرک حاکم صـ۲۶۸/۱، دارقطنی صـ۳۵۵/۱، احمد صـ۱۱۹/۴)

۷۔ مسند احمد صـ۳۷۴/۵ میں درود شریف کے الفاظ اس طرح مرقوم ہیں:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ٥ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔"

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ارشاد فرمایا:

"مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا، فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

(ابوداؤد، بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، ص۸۷)

"جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ جب وہ ہم پر اور ہمارے اہلِ بیت پر درود پڑھے تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانے سے ماپ کر اسے دیا جائے" تو وہ یوں کہے: "یا الٰہی رحمت بھیج اپنے امّی نبی پر، اور ان کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن امّہات المؤمنین پر، ان کی اولاد اور اہلِ بیت پر، جس طرح تو نے آلِ ابراہیمؑ پر رحمت بھیجی، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے"

۹۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ:

"اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ" (یعنی جس شخص کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو، وہ یوں دعا کیا کرے):

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ" تو یہ اس کے لیے صدقہ کرنے کے قائم مقام ہوگا۔ (صحیح ابن حبان، ص۳/۷۶، مجمع الزوائد ص۱/۱۶۷، ترغیب)۔

۱۰۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپؐ پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح پڑھو:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (نسائی شریف) — تلک عشرۃ کاملۃ!

غرض، کتبِ احادیث میں درود کے کلمات مختلف الفاظ میں وارد ہیں۔ ان کی تعداد پچیس سے متجاوز ہے ـــــــ بطورِ نمونہ ان میں سے دس پیشِ خدمت کیے گئے ہیں، اللہ کریم ان کو ہی یاد کرنے اور پڑھنے کی توفیق ارزانی فرمائے، آمین، یا الٰہ العالمین!

فضائلِ درود

درجات کی بلندی اور گناہوں کی معافی

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا"

(رواہ مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ ص۸۶)

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں"

ارشادِ ربانی ہے: "مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا" یعنی "جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کے لیے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے۔ لہٰذا جو شخص بھی نبی علیہ السلام پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس بشارت کے مطابق اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو ایک ہی رحمت پوری کائنات کے لیے کافی تھی، چہ جائیکہ ایک مرتبہ درود پڑھنے پر دس رحمتیں نازل ہوں ـــــ اس سے بڑھ کر درود کی اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے؟ ـــــ خوش قسمت اور صد ہا تبریک کے لائق وہ پاکیزہ نفوس ہیں جن کے معمولات میں درود شریف شامل ہے!

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ"

(رواہ النسائی بحوالہ مشکوٰۃ ص۸۶)

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا،

اس کے دس گناہوں کو معاف ، اور تقرب الی اللہ کے سلسلہ میں اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔"

علامہ منذری رحمہ اللہ نے ترغیب میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے یہی مضمون نقل کیا ہے، لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے لیے یہ دس غلام آزاد کرنے کے ثواب کے برابر ہوگا ـــــــ ماشاء اللہ!

پریشانیاں دُور اور گناہ معاف

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ چوتھائی رات گزر جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر فرمایا کرتے تھے :

"یَا اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ o جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ"

"لوگو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، لوگو! دل ہلا دینے والی، اور کلیجہ کپکپانے والی قیامت آرہی ہے۔ موت اپنے ساتھ کئی مصیبتیں لیے ہوئے آرہی ہے، موت اپنے ساتھ کئی آفتیں لیے دوڑی چلی آرہی ہے۔"

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

"اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ؟ قَالَ مَاشِئْتَ"

"میں نے دعا کے لیے کچھ وقت مقرر کیا ہے تو اس میں سے کتنے وقت کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھنے میں گزاروں ؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے

لہ "راجفہ، رادفہ" سورۃ النّازعات آیت ۶ تا ۹ کی طرف اشارہ ہے، اس سے پہلے چند قسمیں اٹھائی گئی ہیں، تاکہ مدعا ثابت ہو جائے کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے اور قیامت ضرور آئے گی ـــ فرمایا، "جس دن زور سے لرزے لرزنے والی" یعنی زمین میں بھونچال آئے۔ اس سے مراد نفخہ اولیٰ ہے جس کے ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی، اس سے مراد نفخہ ثانیہ ہے۔ ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا، اس دن بہت سے دل دھڑکتے ہوں گے اور ان دل دھڑکنے والوں کی ندامت و شرمندگی سے آنکھیں پست اور جھکی ہوئی ہوں گی۔ (کشف الرحمٰن مطبوعہ دہلی ص ۹۳۵ ج ۲)

فرمایا، جتنا چاہو۔ میں نے عرض کی کہ چوتھائی وقت؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت اچھا! اور جتنا زیادہ کرو گے بہت اچھا ہے! میں نے عرض کی، ایک تہائی؟ پھر بھی آپؐ نے یہی فرمایا: "فَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَخَيْرٌ لَّكَ" میں نے عرض کی کہ نصف؟ تو اس کا جواب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ دو تہائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وَمَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَخَيْرٌ لَّكَ" تو میں نے عرض کی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! "اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِي كُلَّهَا" کہ میں تو اپنا سارا وقت ہی آپؐ پر درود پڑھنے میں گزار دوں گا۔ تو آپؐ نے فرمایا: "اِذَا يُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرَلَكَ ذَنْبُكَ" کہ "اگر تو ایسا کرے گا، تو تیری پریشانیاں دُور ہو جائیں گی اور گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔"

(احمد ص۱۳۶ ج۵ ترمذی ص۷۲ ج۲)

علامہ سخاویؒ نے امام احمدؒ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اگر میں اپنے تمام وقت کو آپؐ پر درود پڑھنے کے لیے مقرر کر لوں تو کیسا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، "ایسی صورت میں اللہ کریم تیرے دنیا و آخرت کے تمام فکروں سے تجھے کفایت کرے گا۔" دوسرے مقام پر مزید فرماتے ہیں کہ:

"درود شریف اللہ کے ذکر اور پیغمبر علیہ السلام کی تعظیم پر مشتمل ہے، درحقیقت یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "جس کو میرا ذکر مجھ سے دعاء مانگنے میں مانع ہو، تو میں اس کو دعاء مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔" سچ کہا ہے عرب کے مشہور شاعر محمد بن ہیثم رحمہ اللہ نے کہ ؎

(۱) اَمَّا الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ فَسِيْرَةٌ　　مَرْضِيَّةٌ تُمْحٰى بِهَا الْاٰثَامُ

(۲) وَبِهَا يَنَالُ الْمَرْءُ عِزَّ شَفَاعَةٍ　　يُبْنٰى بِهَا الْاِعْزَازُ وَالْاِكْرَامُ

(۳) كُنْ لِلصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ مُلَازِمًا　　فَصَلٰوتُهٗ لَكَ جَنَّةٌ وَّسَلَامٌ

(۱) "نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا محبوب ترین خصلت ہے، جس کی وجہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔"

(۲) "اس درود کی وجہ سے مومن کو شفاعت والی عزت نصیب ہوتی ہے، اور اسی پر اعزاز و اکرام کی بنیاد ہے۔"

(۳) "نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کو لازم سمجھ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا تیرے لیے ڈھال اور سلامتی ہے۔"

قیامت میں نبی علیہ السلام کا قرب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔"

(رواہ الترمذی بحوالہ مشکوٰۃ، ص۸۶)

"قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھے گا۔"

امام محمد بن حبان رح مذکورہ حدیث کے تحت رقمطراز ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی اور بشارتِ عظمیٰ محدّثینِ کرام پر صادق آتی ہے — اور چونکہ کوئی جماعت محدّثین سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتی، اس لیے قیامت کے دن تمام لوگوں میں سب سے زیادہ نبی علیہ السلام کے قریب یہی مقدس جماعت ہوگی۔" (بحوالہ مظاہرِ حق ص۶۱۶/۱)

نیز علامہ سخاوی رح نے "الدرّ المنظم" کے حوالہ سے القول البدیع میں نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ:

"تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا، قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔"

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا، جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے گا۔" (القول البدیع)

(جاری ہے)